

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے یکم ستمبر ۱۹۱۶ء | نمبر ۳۵

گلدستۂ اخبار

فرانس میں جو ان دنوں جنگ ہو رہی ہے۔ اس میں جرمنی کو ہر مقام پر شکست کھانی پڑتی ہے

روس کی تازہ تار ہے کہ روسی فوجیں جگہ جگہ جرمن و آسٹریوں کو شکست دے کر آگے بڑھ رہی ہیں۔

اتحادیوں نے اب اپنا محاذ مشرقی مقدونیہ تک بڑھا دیا ہے جس سے بلغاریہ کے لئے ایک مصیبت نازل ہے

کیونکہ اس طرح پر اب بلغاریہ میں سامان کا جانا قطعی بند ہو گیا ہے۔ بہت خوب۔

لندن وزیر جنگ مسٹر لائڈ جارج نے ایک تقریر میں فرمایا کہ جرمنوں کے لئے جو شکنجہ تیار کیا گیا ہے وہ اب حرکت میں آ رہا ہے۔ جوں جوں یہ شکنجہ دبایا جائیگا جرمنی کی تباہی کے دن نزدیک آتے جائیں گے۔ بیشک۔

ہنگری میں بے چینی روز افزوں ترقی پر ہے۔ وہ روسی پیشقدمی کے متعلق تفصیلی خبروں کے خواہاں ہیں۔

حساب لگایا گیا ہے کہ دریائے سومی کے محاذ پر غنیم کی فوجی جمعیت ۲۷۰ بٹالین پر مشتمل ہے

جموں کا مشہور ڈاکو گوجر سنگھ جس نے علاقہ میں اودھم مچا رکھا تھا تختۂ پھانسی پر لٹکایا گیا۔

خبر ہے کہ مسلسل بارش کی وجہ سے احمدآباد کے قریب ریلوے لائن ٹوٹ گئی جس سے آمد و رفت بند ہے۔

جودھپور کی خبر ہے کہ مارواڑ جنکشن کے قریب بھی ریلوے لائن کو بارش سے سخت صدمہ پہونچ گیا ہے۔

اسی طرح رنگون کے علاقہ میں بھی بارش کے طوفان سے سٹیشن پیانگازا اور پنمانن کے درمیان ریلوے لائن ٹوٹ گئی۔

لودیانہ میں ہنوز بارش کا سلسلہ بہت زور شور سے جاری ہے۔ باشندگان لودیانہ بارش سے تنگ آ گئے ہیں

پنجاب کی قانونی کونسل کے آیندہ اجلاس میں آنریبل مسٹر فضل حسین محکمہ تعلیم کے متعلق درخواست کریں گے۔ یعنے ایک تحقیقاتی کمیٹی بٹھائی جائے جو محکمہ مذکور کے نقائص کی پڑتال کرے۔

وزیرآباد میں سرچند نامی ایک سیالکوٹی آڑھتیہ کو بلا ٹکٹ سفر کرنے کے جرم میں ایک ہفتہ قید کی سزا ہوئی خبر ہے کہ اب خواجہ کمال الدین وکیل پھر ولایت جانے والے ہیں جہاں وہ مذہب اسلام کا پرچار زور شور سے کرینگے۔

تار برقیات

لنڈن ۲۵ اگست - رائٹر کا کارسپانڈنٹ مورخہ ۲۴ اگست کی ایک خبر میں لکھتا ہے کہ بڑے بڑے واقعات کا یہ ایک اور دن ہے - مگر کہا نہیں جاتا کہ کس قدر بڑے واقعات کیونکہ جنگ کی جو نہایت ہی نمایاں صورت ہے - وہ ابھی تو ابھی ابتدا ہی ہے - ہم کئی مقامات میں نہایت کامیاب اور پرفن چالیں چل رہے ہیں - یعنی پہلے تو تھوڑی دیر کے لئے سخت گولہ باری کی جاتی ہے - پھر پلٹن کا دھاوا بولا جاتا ہے - اگرچہ دشمن غاروں اور گڑھوں میں چھپا ہوا رہتا ہے تو بھی وہ تاب مقاومت نہیں رکھتا - اس روشنی سے ہماری پیشقدمی ہوتی ہے - دشمن اب سرو تے کے نیچے ہے اور کٹ جانے ہی پر ہے - ایک برطانوی قیدی جو حال ہی میں جرمن کے ہاتھوں سے فرار ہو کر آیا ہے - بڑے زور کے ساتھ کہتا ہے کہ جس قدر جرمن مشین توپوں کے گولنداز میں نے دیکھے ہیں - اُن سب کے بازوؤں پر پٹیاں لگی ہوئی ہیں -

لنڈن ۲۵ اگست - سالونیکا - سرکاری ہا ذریعہ سے جو خبریں موصول ہوئی ہیں وہ سب نہایت تسلی بخش ہیں - سرویوں نے جھیل اوسٹرووو کے قریب کی ایک پہاڑی پھر لی ہے - اور شمال کی سمت اور زیادہ آگے بڑھ گئے ہیں - دیگر مقامات میں کوئی خاص بات قابل ذکر نہیں ہے - بلغاریوں نے ہمارے مورچوں کے مقابل میں ٹکر مارنے کی تاحال کوئی کوشش ظاہر نہیں کی - ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کا زیادہ خیال یونانی مقدونیہ میں اپنے پاؤں جمانے کا ہے -

بعد کی خبر ہے کہ سالونیکا کا ایک برطانوی پیغام مظہر ہے کہ باوجود بلغاریوں کی مخالفت کے ہم نے ۲۳ تاریخ کو تین پُل برباد کر دیئے -

لنڈن ۲۶ اگست - پیرس - سرکاری طور پر بتایا جاتا ہے - کہ جھیل تہینوس کے مشرق میں جو برطانوی جالور رسالہ ہے اُس نے دشمن کو نیچا دکھایا - اور ۲۵ تاریخ کو دریائے انگیشیا پر چڑھ گیا - اور متعدد پل برباد کروا لئے - بلغاریوں نے کرلا اور ڈورما پر حملہ نہیں کیا جن میں ابھی تک یونانی سپاہ حصاری موجود ہے - کوہ بیلس - اور الجلیل ڈائرن اور دریائے سٹروما اور دردائے کی سمت میں چند چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہوئیں تمام محاذ پر دونوں طرفوں سے گولہ باری ہو رہی تھی - سرویوں نے جھیل آسٹرووو کے شمال مغرب میں بلغاریوں کے سخت بالمقابل حملوں کو پسپا کر دیا - اور کئی سو آدمی پکڑ لئے -

لنڈن ۲۶ اگست - روما - دشمن کی بحری سرنگوں کو خبر دینے کے ذریعہ کو منقطع کرنے کے لئے اطالوی فوجوں نے پورٹو پالیرمو اور مونٹ کلارت پر جو البانی ایپرس پر ہے - اور یونانی اثرات میں ہے - قبضہ کر لیا ہے -

لنڈن ۲۴ اگست - پیٹروگراڈ - سرکاری طور پر یقین کیا جاتا ہے - کہ ۱۳ سے ۱۶ تک کی ڈویژن علاقہ ارزنجان میں مشغول جنگ ہیں علاقہ جھیل وان میں بطلیس موش خط پر ترکوں کی دو پلٹنیں اور چار سے چھ ڈویژن میسوپوٹامیہ مشغول کارزار ہیں - فوجی افسران کا یقین ہے کہ کوہ قاف کے محاذ پر ترکی ابتدائی حملہ معرض زوال میں ہے - جھیل یورمیہ کے جنوب کی طرف روسی کامیابیاں فوجی نقطہ خیال سے نہایت عمدہ ہیں - روسیوں کی اِن تنخواں سیو اس خط منحرف کر دینے کا جو ترکی مدعا تھا اُس کا اب بالکل احساس نہیں ہے - کوہ قاف کے محاذ پر جو روسیوں کی تجاویز ہیں - وہ وسیع مسافت تک اثر کن ہیں - مگر اُن میں یقینی اور آہستہ آہستہ ترقی ہو رہی ہے -

لنڈن ۲۵ اگست - برٹش ہیڈ کوارٹرس کے کارسپانڈنٹ برٹش حملہ کو جو گھیوال پر کیا گیا تھا - قابل تقلید نمونہ بتاتے ہیں - حملہ کرنے سے پہلے ایک چھوٹے سے رقبہ پر سخت گولہ باری ہوئی - جو ابھی تک نظر آتا تھا - اس زمین پر سے گرد غبار اُٹھا مگر بعد میں گولہ باری کے دھوئیں نے اُس گرد کو فرد کر دیا - تب خاکی صورتیں اُس میدان میں نکل پڑیں اتفاق سے ایک آدمی گر پڑا مگر باقی لوگ بڑے اطمینان کے ساتھ پیشقدمی کرتے رہے - اور فوراً دھوئیں کے کنارہ پر پہنچ گئے - اور لپکے کودے اور خندقوں میں جا پڑے - اس دھوئیں اور کہاسہ میں سے ایک افسر بڑی بہادری سے ہاتھ اُٹھائے اور اپنے آدمیوں کو لئے جاتے ہوئے دکھائی دیا اور بعض آدمی سر نیچا کئے ہوئے اور نا امید بھاگتے نظر آئے تب دشمن کی گرد میں نظر آئیں ایک مضبوط قلعہ کی تسخیر میں ۳۰ آدمی انگریزوں کے کام آئے جبکہ دشمن



ایڈیٹوریل نوٹس

مسیح کی پیروی

(۴)

مسیح کی پیروی کے بارے میں ایک اور قسم کی غلطی کا امکان ہوسکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ممکن ہے کہ کوئی شخص مسیح کو خدا کا اکلوتا بیٹا اور انسان بھی مان لے۔ اور اسی نظر سے اس کی پیروی بھی کرے۔ لیکن اس کے نجات دہندہ اور خدا اور انسان میں درمیانی ہونے کا انکار کرے تو یہ بھی مسیح کی یک طرفی پیروی ہوگی۔ کامل پیروی اور بنیادی مشابہت اس کو نہیں کہا جاسکتا۔ کلیسیا کی تاریخ کے قرون وسطی میں ایک اسی قسم کا بھی فرقہ تھا جس کو مسٹک یا اہل تصوف کہتے تھے اگرچہ وہ مسیح کو خدا انسان مانتے تھے۔ مگر اس کے نجات دہندہ ہونے سے انکار کرتے تھے۔ اور خدا کے ساتھ مخفی اتحاد رکھنے کی ایک اعلیٰ ترین اور بے مثل مثال اور نمونہ تصور کرتے تھے۔ مراقبہ اور دعا کرنے کا مسیح کو عمدہ ترین نمونہ سمجھتے تھے۔ انسان کے ساتھ محبت کرنے دکھوں میں صبر و برداشت کا اور گناہ کی خاطر مرنے کا نمونہ خیال کرتے تھے۔ یہ درست ہے انہوں نے مسیح کی انسانیت کے پہلو کو واضح کرکے دکھایا۔ مگر وہ اسبات کو بھول گئے۔ نمونہ کے صحیح اور مناسب معنی اسی وقت ادا ہوسکتے ہیں۔ جبکہ اس کے کفارہ کا اقرار کیا جائے۔ وہ گویا مسیح کی صلیب کے نیچے بیٹھتے اور اس سے گہری ہمدردی کرتے تھے۔ وہ دنیا کے گناہ اور معصیت پر افسوس اور ماتم کرتے تھے۔ اور مسیح کے دکھوں میں اس کی پیروی کرنے کا دم بھرتے تھے۔ مگر وہ ان تمام باتوں سے یہ سمجھتے تھے کہ ہم دکھوں میں محبت اور صبر کا اور لوگوں کو معاف کرنے اور خدا کے ساتھ مخفی اتحاد قایم رکھنے کا مسیح سے سبق سیکھتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ گناہ کی قائمیت تو ان میں پائی جاتی تھی۔ مگر گناہ کے جرم کا ان میں انکار تھا۔ یعنی نہ تو وہ اپنی ذمہ واری کا خیال کرتے تھے۔ اور نہ ہی گناہ کی کراہیت اور اس قرض کا ان کو خیال آتا تھا جو گناہ کے سبب انسان نے اپنے اوپر لے لیا ہے۔ اور اپنا اور دنیا کا خدا کے ساتھ ملاپ ہوجانے کی ضرورت کا خیال کبھی نہ آتا تھا۔ ان کو مسیح کے دکھوں اور صلیب میں وہ بڑی قربانی نظر نہیں آتی جو مسیح نے دنیا کے گناہوں کی معافی کے لئے کی۔ جس کی مسیح کی پیروی کرنے کے خیال سے پہلے ایمان کے ذریعہ ہمیں قبولیت اور قدر کرنا ضروری ہے۔ ان کو اسبات کی خبر نہیں کہ ذمہ واری اور فرض کی ادائیگی کا احساس۔ خدا کی قدوسیت کے لایزال مطالبات۔ اور انسانی ضمیر کی آرزو اس کفارہ ہی میں پوری ہوتی ہیں۔ یہ مسیحی اہل تصوف برعکس یہ جواب دیتے ہیں۔ کہ ہمارے گناہوں کے اقرار ان سے توبہ کرنے اور مسیح کے نمونہ پر دکھ اٹھانے ہی سے کفارہ ہوجاتا ہے۔ انہیں خیالات کو مدنظر رکھ کر مسیحی کا فرانسس مقدس آنسوؤں کی ایسی قدر دھاریں بہایا کرتا۔ کہ آخرکار اس کی بینائی بھی جاتی رہی تھی۔ اور مقصود اس کا اس سے یہ تھا کہ یہ اشکباری اس کفارہ کا بدل ہے جو مسیح نے کیا تھا۔ الغرض مسیحی تاریخ کے قرون وسطی کے مسیحی اہل تصوف مسیح پر ایمان لانے کے ذریعہ سے جو خدا کے سامنے ہماری راستبازی ہے۔ راستباز ٹھہرائے جانے کے بڑے اصول کے علم اور عمل سے جو ہماری نجات کی چٹان ہے۔ بالکل نابلد تھے۔ اور یوں مسیح کے اس برتی سے بالکل ناآشنا جس کے مطابق مسیحی کو مسیح کی پیروی کرنا اور اس کے ہمشکل و مشابہ بننا لازم ہے۔

لیکن اگرچہ مسیحی اہل تصوف مسیح کو بایں حیثیت اپنا نمونہ قرار دے کر اس سے اپنے آپ کو ملحق کرتے اور مسیح کے نجات دہندہ درمیانی ہونے کو نظرانداز کردیتے تھے تو اس میں وہ نہ صرف مسیح کے حقیقی کفارہ ہی کا انکار کرتے تھے بلکہ خدا کے ساتھ انسان کے اس میل ملاپ اور صلح کو بھی فراموش کردیتے تھے۔ جو یسوع مسیح کے ذریعہ سے معرض عمل میں آیا ہے۔ اور جو تمام حقیقی اخلاقی کوششوں کی بنیاد ہے۔ ان کی اندرونی زندگی مجذوبانہ خوشی اور فرخندہ حالی۔ اور خدا سے بالکل ترک کردیئے جانے کے احساس کے درمیان ایک ڈانواں ڈول حالت تھی۔ اور یہ وہ حالت جس کو انجیل میں ناامیدی کی حالت کہا گیا ہے۔ وہ اس اطمینان سے بالکل بے بہرہ تھے جو انسان کے خدا سے متحمل ہوجانے کے سبب سے پیدا ہوتا ہے۔ ان کے دلوں میں راحت و رنج یکے بعد دیگرے متواتر آتے رہتے تھے۔ مگر ان میں سے کسی کا زوال اور فیستی کبھی نہ ہوتی تھی۔ وہ سچے مسیحی عقیدہ کے حقیقی خوشی اور حقیقی غم کے عجیب امتزاج کو بالکل نہ سمجھتے تھے جس میں گناہ کے وقوف اور احساس سے جو غم پیدا ہوتا وہ کس طرح مفت فضل اور ہمیشہ کی زندگی کے لئے انسان کے مخصوص ہوجانے میں منتقل ہوجاتا ہے۔ وہ یا تو اس خوشی سے بے حد خوش ہوجاتے تھے۔ جو تمام تفکرات و تردّدات

سے افضل اعلیٰ اقسام یا برعکس اُس کے اُس بے مسرت غم میں مستغرق ہو جاتے جسکا نتیجہ یہ ہوتا تھا۔ کہ وہ یا تو بالکل بے خودی اور وجد میں آجاتے تھے۔ یا اُس غم کے بوجھ کے تلے دب کر دنیا سے بالکل کنارہ کش ہو کر گوشہ نشینی اختیار کرتے تھے۔ قدیم مسیحی اہل تصوف کے اس ایک طرفہ مراقبہ کا جو وہ مسیح کے نمونہ ہونے میں کیا کرتے تھے لوتھر صاحب نے یوں ذکر کیا ہے۔ "پوپ کے عہد میں مسیح کے دکھوں کا ایسا وعظ کیا جاتا تھا کہ جس سے ظاہر ہو جاتا کہ اُس کے نمونہ کی کس طرح پیروی کرنا چاہئے مسیح اور اُس کی والدہ کے لئے ماتم کرنے میں سارا وقت صرف کر دیا جاتا تھا۔ اور جو کچھ عمل کیا جاتا مطلوب ہوتا تھا وہ یہی تھا کہ اُس کی موثر تصویر کھینچی جائے۔ اور لوگوں کو ہمدردی۔ اور انکساری کرنے کی تحریک دلائی جائے۔ اور جو شخص یہ عمل نہایت عمدگی سے کیا کرتا وہ مسیح کے دکھوں پر عمدہ وعظ کرنے والا متصور ہوتا تھا۔ مگر ہم خداوند کے دکھوں کی منادی ویسی ہی کرتے ہیں جیسا کہ مقدس نوشتے ہمیں سکھاتے ہیں۔" گو کہ لوتھر صاحب بتاتے ہیں کہ مسیح کے دُکھ بلا شک شہادت زبانبرداری کا نمونہ اور شہیدوں کے دکھوں کی مثل خدا کا جلال تھے۔ مگر اسوا اس کے ایک اور خاص وجہ بھی ہے۔ کہ مسیح نے کیوں دکھ سہا۔ یعنی اپنے دکھوں کے ذریعہ سے اُس نے تمام دنیا کو خلاصی دینا تھا۔ ہمارے لئے آسمان کھول دینا۔ دوزخ کے دروازے بند کر دینا۔ اور ہمارے لئے ہمیشہ کی زندگی جینا تھا۔ اس میں لوتھر بتاتا ہے کہ مسیح کی بنی انسان کی کشمکش کی زندگی کے ذریعہ مجھے اس امر کا اطمینان کلی ہے کہ ہمیشہ لازم ہیں کہ ہم مسیح کے نمونہ کی پیروی کریں لازم ہے کہ ہم مسیح کے دکھوں اور صلیب پر ایمان رکھکے یہ باور کریں کہ وہ ہمارا کفارہ اور خلاصی اور جنت میں داخل ہونے کا کامل وسیلہ ہے۔ اپنے آپ کو نجات دہندے کے حسب حال بنا اور مقبول ٹھہرائیں

لائل پور کی تجارت

یہ شہر جیسا کہ سب جانتے ہیں چناب نو آبادیات کا مرکز اور دارالخلافہ ہے۔ اور دیگر مقامات کی بہ نسبت آبپاشی اراضی بہت زیادہ ہے۔ چنانچہ دو ملین یعنی ۲۰ لاکھ سے بھی زیادہ ایکڑ اراضی زیر آبپاشی دریائے چناب ہے۔ اور جو کچھ ان نہروں پر سرکار کا خرچ ہوتا ہے اُس پر چالیس فی صدی سے زیادہ منافع ہوتا ہے۔ نہروں کی کثرت اور دیگر امور کی وجہ سے یہاں تجارت بکثرت ہوتی ہے۔ بالخصوص گندم کی تجارت اور یہ تجارت یہاں پر ایسی ہوتی ہے۔ کہ ہندوستان بھر میں اس کی نظیر پائی نہیں جاتی۔ ذیل میں اُن ریلوے سٹیشنوں کی فہرست دیجاتی ہے جہاں جہاں ہندوستان بھر میں گیہوں لادی جاتی ہے جن میں لائلپور کا درجہ سب سے اوّل ہے۔

لائل پور	۷۴۱۴۱ ٹن	سانگلاہل	۳۱۷۹۱ ٹن
گوجرہ	۶۹۱۰۹ "	سرگودھا	۲۹۷۰۴ "
سکھر	۳۸۸۷۹ "	کراچی	۲۵۴۴۹ "
ٹوبہ ٹیک سنگھ	۳۶۱۶۷ "	جالندھر	۲۱۸۰۵ "
چک جھمرا	۳۳۶۳۳ "	چندوسی (یوپی)	۲۰۲۰۵ "

یہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں کی فہرست جہاں کہ ریلوے سٹیشنوں پر اس کثرت کے ساتھ گیہوں لادی جاتی ہے۔ مگر لاہور۔ امرتسر۔ دہلی۔ لکھنؤ وغیرہ شہر اس فہرست سے خارج ہیں۔ جنکا مقابلہ مذکورہ بالا گمنام سٹیشنوں سے زراعتی تجارت کے ... بارے میں مطلق نہیں ہو سکتا۔ اس فہرست کے پانچ پہلے شہروں میں سے چار ضلع لائلپور میں واقعہ ہیں اور ایک یعنی سکھر سندھ میں جہاں دریائی بندرگاہ ہے۔ سانگلاہل بھی نو آبادیات چناب میں واقعہ ہے۔ مگر یہ ضلع گوجرانوالہ میں سرگودھا نو آبادیات جہلم کا مرکز ہے۔ اور ضلع شاہ پور میں ہے۔ آخری دو شہر کراچی اور جالندھر ایسے ہیں جو کم مشہور ہیں۔ فہرست میں گوجرہ دوسرے درجہ پر ہے مگر اصالتاً تمام منڈیوں سے بڑی ہے۔ حال ہی میں پنجاب گورنمنٹ نے گوجرہ کو پنجاب بھر میں سب سے بڑی گیہوں کی تجارتی منڈی بیان کیا ہے۔ لیکن اگر سچ پوچھا جائے تو تمام ہندوستان میں یہ سب سے بڑی منڈی گندم کی ہے۔ اور کل دنیا کی گندم کی بڑی بڑی منڈیوں میں سے ایک ہے۔ جیسا کہ ذیل کے نقشہ سے ظاہر ہے

گوجرہ کا درجہ ہندوستان بھر میں

ذیل میں نارتھ ویسٹرن ریلوے پر کے بڑے بڑے گیہوں کی تجارت کے سٹیشنوں کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ گیہوں کی تجارت کے تمام بڑے بڑے سٹیشن نارتھ ویسٹرن ریلوے ہی پر واقعہ ہیں اس فہرست میں ۱۹۱۲-۱۴ء کا ہی اوسط تخمینہ درج ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ اس عرصہ میں کتنی کتنی گندم وہاں سے باہر گئی۔ حساب ٹنوں میں ہے۔

گوجرہ	۱۰۵۹۷ ٹن	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۴۴۰۷۴ ٹن
لائلپور	۴۷۶۳۴ "	سانگلا	۲۹۹۹۸ "
سرگودھا	۳۸۴۶۳ "	بھگواڑہ	۲۹۱۳۲ "

جالندھر	۲۶۶۰۱ ٹن
جڑانوالہ	۲۶۲۶۴ "
امرت سر	۱۲۳۵۹ "

ضلع لائلپور کی گندم منڈیوں میں سب سے بڑی چھ منڈیاں ترتیب وار یہ ہیں ۔ گوجرہ لائلپور ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ ۔ ٹانڈلیانوالہ ۔ جڑانوالہ ۔ اور چک جھمرہ ۔ ان میں سے پہلے دو تو ہندوستان بھر میں سب سے بڑی منڈیاں ہیں ۔ سوائے لائلپور کے کسی ایک میں بھی ۶۰۰۰ سے زیادہ کی آبادی نہیں ہے ۔ اور یہی ساری منڈیاں عوام میں گمنام ہیں ۔ چند برس گذرے ہیں جبکہ نوآبادیات تو چھوٹی تھیں ۔ اور منڈیاں معدودے چند ۔ اور گوجرہ سے ایک سال میں ۱۰۰۰۰۰ ٹن سے زیادہ گیہوں باہر گئی تھی ۔ اور یہاں کی منڈی ابھی تمام ہندوستان کی منڈیوں کی بہ نسبت بڑی درستی منڈی ۔ جھمرا کی منڈی تنزلی پر ہے ۔ کیونکہ ابھی وہاں آبپاشی کی قلت ہے ۔

الغرض لائلپور کا ضلع ہندوستان کی گندمی تجارت میں بڑا بھاری حصہ رکھتا ہے کیونکہ عام حساب کے مطابق ہندوستان سے ہر سال ایک ملین سے دو ملین ٹن تک گندم باہر جاتی ہے ۔ اس میں سے صرف لائلپور کا ضلع ۲۰۰۰۰۰ سے ۳۰۰۰۰۰ ٹن ہر سال باہر بھیجتا ہے ۔ اس ضلع کا کل خرچ ۱۰۰۰۰۰ ٹن سے کم ہے ۔ اور بقایا باہر بھیجے جانے کے لئے کافی ہے ۔ جنگ اور گرانی کے وقت میں ضلع لائلپور کی گیہوں کی برآمد تمام ہندوستان کی گیہوں برآمد کی بہ نسبت ½ سے بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے ۔ صرف ارزانی کے ایام میں تناسب گر جاتا ہے ۔

مطالعہ چوتھا ۔ بشارت کا پیغام یا مقدس کرنے اور زندگی بخشنے والی قدرت

کا پیغام ۔ یوحنا کی انجیل میں زندگی کی بابت بہت کچھ ہمیں بتایا گیا ہے ۔ چنانچہ ذکر ہے کہ انسان کو ہمیشہ کی زندگی بخشنا مسیح کا کام ہے ۔ اور روزمرہ کی تلاوتوں میں ہمارے سامنے اس کتاب کے بعض ایسے نہایت درجہ کے عجیب و غریب مقامات آتے ہیں جن میں زندگی کا پیغام پیش کیا ہوتا ہے ۔ ان میں سے دو تلاوتوں میں پولس کا نقطہ خیال بھی پیش نظر آجاتا ہے ۔ اور یہ ظاہر ہو جاتا ہے ۔ کہ کس طرح اس کے خیال میں مسیحی زندگی ۔ راستبازی اور قدرت کی تمامتی زندگی ہے ۔ یعنی اس مالک کے لئے زندہ قربانی ہے ۔

شاید اس پیغام کی بہ نسبت انجیلی پیغام کے کسی حصہ میں کوئی اور ایسا پیغام نہیں ہے ۔ جس پر زیادہ ہوشیاری اور خبرداری سے ہمیں نظر و فکر کرنا چاہئے ۔ صرف اتنا ہی کافی نہیں ۔ کہ آدمی اپنے سابق گناہوں کے ممکن نتائج ہی سے بچ جائے ۔ بلکہ اس کی اپنی آئندہ زندگی کے لئے طاقت کی بھی ضرورت ہے ۔ اگر وہ طاقت مسیح کی طرف سے نہ آئے تو وہ کہاں سے آئیگی؟

مباحثہ کے لئے سوالات

زندگی کیا ہے؟ مسیحی زندگی کیوں بسا اوقات نئی زندگی کہلاتی ہے؟ تبدیل کے کیا معنی ہیں؟ جب مسیح نے فرمایا "تمہیں از سر نو پیدا ہونا ضروری ہے" تو مسیح کی اس سے کیا مراد تھی؟

مطالعہ پانچواں ۔ تبدیل شدہ زندگی کا پیغام

حزقی ایل نبی کے پیغام کے مطابق تبدیل شدہ زندگی کے یہ معنی ہیں ۔ کہ پرانا سنگدل آدمی کے اندر سے نکال لیا گیا ہے ۔ اور ایک نیا دل اس میں ڈال دیا گیا ہے ۔ یہ ایک معجزہ ہے ۔ اور ایسا معجزہ جو مسیح ہر روز کیا کرتا ہے ۔ جب آدمی مسیح کو پہن لیتا ہے ۔ تو وہ نیا مخلوق بنجاتا ہے ۔ پرانی چیزیں گذر گئیں اور تمام نئی ہو گئیں ۔ مسیح اس میں بستا ہے ۔ اور اس کی پرانی گناہ آلودہ فطرت مردہ ہے ۔ پرانی انسانیت اور اس کے تمام افعال اس کے اوپر سے ہمیشہ تک کے لئے اتر گئے اور نئی انسانیت یعنی مسیح انسان کو اس نے پہن لیا ہے ۔ ایسے اشخاص کے لئے یہ زمین فی الحقیقت نئی زمین ہے ۔ اور آسمان نئی جگہ ۔ اُن کے واسطے زندہ رہنا مسیح ہے ۔ اور موت نفع ہے ۔

مباحثہ کے لئے سوالات

مسیح کی انجیل کی بابت کون سی بات نئی تھی؟ جب ہم کہتے ہیں کہ مسیح نیا آسمان اور نئی زمین بناتا ہے تو اس کے کیا معنی ہیں؟ کیا وجہ ہے کہ اس قدر لوگ جو اپنے آپ کو مسیحی کہتے ہیں ۔ یہ ظاہر نہیں کرتے کہ ان کی زندگیاں تبدیل ہو گئی ہیں؟ نجات کے کام میں آدمی نے کونسا حصہ لیا ہے؟

مطالعہ چھٹا ۔ پُرجلال امید

کا پیغام ۔ یہ وہ سبق ہے جو پر فکر غور کے قابل ہے ۔ یہ وہ مضمون ہے جس سے اس جدید زمانہ کے وعظوں میں غفلت کیجاتی ہے ۔ یہ سچ ہے کہ ہم آئندہ زندگی کی بابت بہت کچھ نہیں جان سکتے ۔ مگر پھر بھی بعض ایسے امور ہیں جن کی بابت ہم کچھ شک ہی نہیں کر سکتے ۔ ہم جانتے ہیں کہ یہاں اور

اس وقت ہم یقین کر رہے ہیں کہ ہماری آئندہ زندگی کیا ہوگی۔ جو استعمال ہم اپنی لیاقتوں اور قابلیتوں کا کرتے ہیں۔ اُس سے ہمارے صلہ کی اصلیت کا یقین ہو جائے گا۔ تب ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ آسمان (بہشت) وہ جگہ ہے جہاں ہمارا الک (خدا وند) ہے اُس کے ذریعہ سے ہم ہمیشہ کی زندگی کے لئے مردوں میں سے زندہ کئے جائینگے۔ اور اپنے اُس آسمانی مکان میں داخل ہونگے۔ جو خدا نے ہمارے لئے تیار کیا ہے۔ وہاں ہم اُس کی مانند بنتے جائینگے۔ کیونکہ ہم اُس کو ویسا ہی دیکھینگے جیسا کہ وہ ہے۔ اور تمام غموں اور دکھوں سے آزاد ہو کر رات دن اُس کی خدمت کرتے رہینگے۔ کیا یہ وہ اُمید نہیں جس کی بنا پر ہم خوش اور دل شاد ہوں؟

مبحث کے لئے سوالات

آسمان (بہشت) سے ہماری کیا مراد ہے؟ آسمان (بہشت) کی خوشی اور خرمی میں کیا باتیں شامل ہیں؟ آئندہ زندگی کا ہمارے پاس کیا ثبوت ہے؟

افریقہ کی کہانی ایک افریقی لڑکے کی زبانی

ذیل کی کہانی ایک کافر لڑکے کی زبانی بیان کی جاتی ہے۔ جب میں افریقہ میں ابھی لڑکا ہی تھا تو میرے والد نے مجھے بھیڑیں چرانے کے لئے کہا۔ افریقہ میں مرد تو بالکل کام کرتے ہی نہیں ہیں۔ سارا کام مستورات ہی کیا کرتی ہیں۔ اور مرد صرف اپنی گنگھی پٹی کرنے۔ لڑنے جھگڑنے۔ اور گپ شپ مارنے میں لگے رہتے ہیں۔ وہاں کے چھوٹے چھوٹے کھیتوں میں نہیں بلکہ بڑے بڑے میدانوں میں جہاں شیر یا چیتے بھیڑیں لے جاتے ہیں۔ بھیڑوں کو چرانے پھرتے ہیں۔ لڑکے اُن کی حفاظت کیا کرتے ہیں۔ اور جب کوئی شیر یا بگھڑ آجاتا ہے تو نہایت ہی شور و غل کرتے اور اُس کو ڈرا کر بھگا دیتے ہیں۔ ایک دن چند لڑکوں نے میرے بھائی اور مجھ سے کہا کہ ہم نٹال میں تھے۔ اور ہم نے بڑی عجیب و غریب چیزیں دیکھیں۔ بڑے بڑے مکانات اور جہازات اور منہ دیکھنے کے آئینے دیکھے۔ سفید جانور مثل مردوں اور عورتوں کے دیکھے۔ (یہاں مراد انگریز مردوں اور عورتوں سے ہے) اور وہ عجیب طرح کا شور کرتے تھے جس کو کوئی بھی سمجھ نہ سکتا تھا۔ اُنہوں نے کہا اب ہم کو خیال آتا ہے۔ کہ ہم جائیں اور اُن عجیب جانوروں کو اور عجوبہ چیزوں کو دیکھیں۔ اور اپنے والد سے کہیں کہ برائے مہربانی ہمیں تین ماہ کے لئے نٹال بھیج دیں۔ اس بات کو اب ۳ یا ۴ برس گزر چکے ہیں۔ اور ہم ابھی تک واپس نہیں گئے۔ مگر ہم چاہتے ہیں کہ جائیں اور اپنے ماں باپ کو بتائیں کہ مرد کام کرتے ہیں اور عورتیں گھر میں رہتی ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کیونکہ عورت سے مرد زیادہ زور آور ہے۔ مگر کافر عورتیں بڑی مضبوط ہوتی ہیں۔ چاہیے کہ وہ اُن کو اپنی پیٹھ پر لادلیں اور زمین کھودیں اور گھر بنائیں۔ فصل تیار کریں اور اناج پیسیں۔ اور جب وہ بوڑھی اور کمزور ہو جاتی ہیں اور کسی کام کی نہیں رہتیں تو کافر مرد کہتا ہے کہ یہ اب کسی کام کی نہیں رہی۔ اس کو بلندی پر سے نیچے دھکیل دینا چاہیئے۔ تب وہ ایسی عورت کو پہاڑی کی چوٹی پر ایک ڈھلوان جگہ پر لے جاتے اور اُسے دھکیل دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ کسی کام کی نہیں اور وہ کچھ نہیں کرتی۔ مگر اب میں جانتا ہوں کہ یہ دستور بہت بُرا ہے۔ اور چاہتا ہوں کہ واپس جاؤں اور اپنے لوگوں سے کہوں۔ اور مجھے اُمید ہے کہ وہ میری بوڑھی دادی کو ایسے طور پر دھکیل نہ دینگے۔ وہ تو مجھے اور میرے بھائی کو پیار کرتی ہے۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ جائیں اور اُنہیں دھکیل دیئے جانے سے بچائیں۔ اور اُس کو مسیح کی بابت بتائیں"۔ (مقتبسہ)

ملیریا بخار کا علاج

اخبار انڈین ڈیلی نیوز نے حال ہی میں ملیریا بخار کا ایک نسخہ مرتب کیا ہے جو امید ہے فایدہ سے خالی نہ ہوگا۔ وہ یہ ہے:

دو گرین کونین۔ دو قطرے خالص کاربالک ایسڈ۔ پچیس قطرے عمدہ گلیسرین۔ دو اونس پانی یہ مقدار بالغ کے لئے ہے۔ دن میں یہ مقدار تین چار مرتبہ دس دن تک استعمال کرنے سے سخت سے سخت ملیریا بخار جاتا رہتا ہے۔ ترکیب بنانے کی یہ ہے کہ

پہلے کونین اور گلیسرین کو آمیز کرو۔ پھر کاربالک ایسڈ ڈالو اور سب سے آخر میں پانی ملادو۔ اگر بوتل چھوٹی ہو تو پانی صرف ایک اونس ملانا چاہیے۔ مگر پیتے وقت دوسرا اونس پانی بھی ملا لینا چاہیئے۔

سیالکوٹ شہر میں ہیضہ کا کمال زور ہے مقامی میونسپلٹی انسدادی تجاویز پر بخوبی عمل کر رہی ہے۔

مراسلات

لارڈ کچنر کی شاندار زندگی کے مختصر حالات

(نوٹ: ۔ لارڈ مرحوم کی زندگی کے مفصل حالات فوجی اخبار میں شائع ہو چکے ہیں۔ لیکن میں ناظرین کی دلچسپی کے لئے مختصراً ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں)

آپ کا پورا نام نامی و اسمِ گرامی ہربرٹ ہوریشیو ارل کچنر تھا۔ آپ ۲۴ جون ۱۸۵۰ء کو ٹرالی کے قریب گنبسر وہوس (آئرلینڈ) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کرنل ہوریشیو کچنر منٹک کے ایک معزز خاندان سے تھے۔ مگر قبل از پیدائش لارڈ کچنر وہ پہلے ہی آئرلینڈ کے باشندہ بن گئے تھے۔ لارڈ موصوف کی والدہ فرانسیسی نسل سے تھیں۔

تحصیل علم کے بعد آپ رائل ملٹری اکیڈیمی میں داخل ہوئے پھر آپ اپنے والد بزرگوار کی ملاقات کے لئے برٹنی گئے۔ اور وہاں والد ماجد و وہاں کے حکام کی اجازت لئے بغیر ہی فرانسیسی فوج میں جس کی جرمنی کے ساتھ جنگ ہو رہی تھی۔ بطور پرائیویٹ سپاہی کے بھرتی ہو گئے۔ اور جنرل شانزی کے ماتحت لوائر سکینڈ آرمی میں داخل ہو گئے لیکن افسوس کہ آپ نمونیہ کے نامراد مرض میں مبتلا ہو گئے۔ اور مجبوراً واپس آنا پڑا۔ ایک نامہ نگار حال ہی میں لکھتا ہے کہ لارڈ مرحوم کو یہ معلوم کرنے کا کافی موقعہ ملگیا کہ جنگ کے لئے تیار نہ رہنے کے نتیجے کیسے خوفناک ہوا کرتے ہیں۔ حُسن اتفاق سے ۴۰ سال بعد آن کو وہ ہی کام ملا جو فرانس کے جنرل شانزی کے سپرد ہوا۔ وہاں کے حکام کو کچنر کا فرانس میں بھاگ جانا بھلا معلوم نہیں ہوا۔ اور اسی وجہ سے اس خوبصورت نوجوان کو دوبارہ فوجی اسکول میں داخل ہونے کے لئے بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ ولیج کی رخصت کے بعد لارڈ موصوف رائل انجنیئروں میں داخل ہوئے اور وہاں فوٹوگرافی۔ پیمائش کے کاموں میں خوب ماہر ہو گئے۔ اور پھر اسی خداداد قابلیت کی وساطت سے خود فلسطین اکسپلوریشن فنڈ کے منتظموں نے علاقہ بیت المقدس کی پیمائش اور نقش کشی کے کام میں لفٹنٹ کونڈر کی مدد کے لئے آپ کو مقرر کیا۔ آپ ۱۸۷۴ء سے ۱۸۷۷ء تک اس کام پر مامور رہے۔ اس عرصہ میں وہاں بھی اپنی شان و قابلیت دکھانے کا موقعہ ملا جبکہ ایک ہمراہی کو ڈوبنے سے بچایا اور ایک اور موقعہ پر دیسی لوگوں کے ساتھ جھڑپ میں اُن کی جان بچائی حالانکہ خود زخمی تھے۔

بعد ازاں آپ جزیرہ قبرص کی پیمائش کے لئے گئے۔ اور وہاں بھی اپنے حسنِ انتظام سے خوب نام پایا۔ ۱۸۸۲ء کی گولہ باری میں آپ سکندریہ میں تھے اور دوسرے برس رخصت پر جزیرہ سینائی کو گئے لیکن یہ بہت مشکل تھا کیونکہ عربی کا مشہور انگریز پامر ان دنوں اس علاقہ میں قتل کیا جا چکا تھا۔ بعدہٗ کچنر بیمار ہو کر مصر کو واپس آئے۔ آخرکار آپ وزلی صاحب کے ہمراہ انگلستان میں بحیثیت ڈپٹی اڈجوٹنٹ جنرل۔ اور کوارٹر ماسٹر جنرل کئے گئے۔ اور کورٹی سے نپامہ ایک دستہ میں مسٹر سٹوارٹ کے ہمراہ رہے لیکن نپامہ پہنچنے سے پیشتر ہی آپ کو بلا لیا گیا۔ ابوقلعہ کی لڑائی میں اگرچہ سٹوارٹ صاحب نے فتح حاصل کر لی تھی۔ تاہم اس مہم میں اُن کو پوری کامیابی نہ ہوئی۔ گارڈن صاحب مارے گئے۔ اور سوڈان کا علاقہ کئی سال کے لئے غیر اقوام کے ہاتھ میں پڑا رہا۔ گارڈن صاحب کی وفات کے وقت آپ ۳۴ سال کے تھے۔ اور چونکہ کئی خطرناک کاموں میں حصہ لے چکے تھے۔ اس لئے آپ نے فوجی تجربہ میں بھی خوب ترقی کی ۱۸۸۶ء میں آپ بحیرہ قلزم کے ساحل کے گورنر جنرل اور سواکن کے کمانڈنٹ ہو گئے تھے۔ اور اب یہہ آپ ہی کا کام تھا کہ سوڈان میں تمام فتنہ و فساد مٹا کر امن و آرام کی حکومت قائم کر دی آخرکار جنوری ۱۸۸۸ء میں جبکہ کچنر صاحب عثمان دغنہ کے پکڑنے کا مصمم ارادہ کر کے یکایک دشمن کے کیمپ پر جا پڑے تو ایک گولی خود انہی کے جبڑے میں سے ہو کر گردن میں جا نکلی۔ اور اس زخم کا علاج کرانے کے لئے آپ کو انگلستان جانا پڑا۔ مگر اختتام سال پر پھر واپس آ گئے۔ سردار جنرل گرنفیل کو امداد دی قصہ کوتہ آپ مصری فوج کے ایڈجوٹنٹ جنرل و برٹش ایجنٹ بنا دیئے گئے۔

آپ ہندوستان کے کمانڈر انچیف بھی رہ چکے ہیں۔ اور سب سے بڑی خدمت جس پر ہماری **ٹمپرنس سوسائٹی** کو ناز ہے وہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں جب آپ ہندوستان میں کمانڈر انچیف کی خدمت پر مامور تھے۔ ہمیشہ سپاہیوں کو پرہیزگار بنانے کی کوشش کرتے رہتے تھے جس سے اگلے زمانہ میں فوجی سپاہی بہت کم بیمار ہوتے تھے اور **انڈین آرمی** کے ساتھ خاص اُنس رکھتے تھے جس وقت لارڈ

ہارڈنگ گورنر جنرل ہند مقرر ہوئے تو اُن کو سخت رنج ہوا کیونکہ اُن کو اُمید تھی کہ ''میں گورنر جنرل ہند بنایا جاؤنگا۔ اور ایک مرتبہ اُنہوں نے اپنے دوستوں سے کہا کہ اب سوائے قبر میں جانے کے اور میرے لئے کیا رہا ہے۔ لارڈ چیمسفورڈ کی آمد سے پہلے بھی افواہ تھی کہ لارڈ کچنر گورنر جنرل ہند مقرر ہونگے۔ اگر اُن کی زندگی کے مفصل حالات لکھیں تو صفحے کے صفحے درکار ہونگے۔ لارڈ مرحوم کے کارنمایاں دنیا میں آفتاب کی طرح چمکتے رہیں گے۔ اگرچہ وہ اس وقت زندہ نہیں ہیں۔ تاہم اُن کی زندگی کے کارنامے تاریخ میں ہمیشہ تک رہیں گے۔ آخر کار لارڈ مرحوم اپنے زندگی کے سفر کی ۶۶ منزلیں طے کر کے ہم سے جدا ہوئے ۵ جون ۱۹۱۶ء کو سمندر کی دہشتناک موجوں نے اس بہادر کو اپنے آغوش ستم میں لے لیا۔

آپ کی مہتم بالشان زندگی سے ہندوستان کو اور خصوصیت سے طلبا کو سبق لینا چاہئے۔ آسمان نے ایسا ستم ڈھایا کہ ایسے نازک وقت میں اس بہادر کو دنیا سے علیحدہ کر لیا۔ اور برطانیہ اور ہندوستان کو دریائے الم میں ڈبویا ؎

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج تمہاری کل ہماری باری ہے۔

لارڈ مرحوم کی زندگی کامیابی کی ایک زندہ مثال ہے۔ اس جنگ نے جس کو آج پورے ۲ سال ہوئے۔ کیسے کیسے ستم ڈھائے۔ ایک ایک ہزاروں بلکہ لاکھوں نوجوانوں کو خاک میں ملا دیا۔ فقط۔

سیکرٹری ٹمپرنس سوسائٹی بھلوال۔
ضلع شاہ پور۔

میدان کارزار میں تائید غیبی

انگریزی سپاہ کے معاون فرشتے

ایک حیرت انگیز واقعہ

تھوڑا عرصہ گذرا کہ میرے ایک مسیحی دوست نے جو مشن کالج لاہور میں پروفیسر ہیں۔ دوران گفتگو میں بیان کیا کہ معرکہ مونگ میں فرشتے نمودار ہوئے اور انگریز سپاہیوں کو عین موقعہ پر جرمنوں کی دو ادبر سے بچایا۔ میرے استفسار کے جواب میں کہنے لگے۔ کہ لنڈن ٹائمز میں اس واقعہ کا ذکر شایع ہوا ہے میں نے اس نامی انگریزی اخبار کے کئی پرچے دیکھے۔ مگر مجھے اس کا کچھ پتہ نہ چلا۔ مگر میرے دل میں فرشتوں کے میدان کارزار میں نمودار ہونے کی بابت کچھ شک پیدا ہوا۔ اور یہ گمان کیا کہ کسی آدمی کے بافرد ختہ تصور کی اپج ہے۔ فرشتے وغیرہ کا ظہور محض ڈھکوسلا ہے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ایک دوست نے مجھے ایک چھوٹا سا رسالہ دیا جس میں معرکہ مونگ میں فرشتوں کے ظہور کا تفصیلی ذکر تھا میں نے اسے غور سے پڑھا اور اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ فرشتوں کا ظہور ناممکنات سے نہیں۔ خدا اگر اپنے بندوں کی نگہبانی گذشتہ میں کرتا۔ تو کیا اب وہ اپنے ہاتھ کھینچ لیگا؟ یہ واقعہ ہے۔ افسانہ نہیں۔ اور معنی خیز ہے۔ اس سے مسیحی ایمان کی تصدیق ہوتی ہے۔ اور یہ اس امر کی شہادت ہے کہ مسیحی ایمان الٰہی ایمان ہے مجھے جو تھوڑا سا تجربہ پچھلے سال یورپ کا ایک حصہ دیکھنے اور اس مشہور ترین براعظم کی مہذب قوموں کے افراد سے ملاقات کرنے اور اُن کی دینی اور اخلاقی

حالت مشاہدہ کرنے کا ہوا تھا۔ اُس کی بنا پر یہ کہنے کو تیار ہوں کہ اس خوفناک جنگ کے پس پشت خدا کے عظیم مقاصد پنہاں ہیں۔ اور یہ کہ فرشتوں کا ظہور ان مقاصد کو ایک عظیم خصوصیت کے ساتھ نمایاں کرنے والا ہے۔ اور یہ کہ آسمان اور زمین کا خالق باپ آسمانی۔ قدیم۔ راستباز۔ زندہ سدا رہنے والا خدا ہے۔ جس کی بعید الفہم ہستی کو انسان کی نفس پرستی اور غفلت شعاری کبھی مٹا نہیں سکتی۔ اس تمہید کے بعد آمدم برسر مطلب۔

مونگ ایک چھوٹا شہر ہے۔ جو بلجیم کے علاقہ میں شارلی روآ کے پاس اور واٹر لو کے مشہور میدان سے اٹھارہ بیس میل مغرب کو ہے۔ ۴ اگست ۱۹۱۴ء کو برطانیہ نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کیا تھا۔ اس کے ایک ہفتہ کے اندر چھ ڈویژن برٹش باقاعدہ فوج کے بولون زمین فرانس میں اتارے گئے۔ اور جب وہ معہ سامان جنگ میدان جنگ میں پہونچ گئے تو سرکاری طور پر اعلان کیا گیا۔ مونگ کے مشرق میں چند میل پر ۲۲ اگست سے ۲۸ اگست تک انگریزی سپاہ کا جرمنوں کے ساتھ اوّل مرتبہ مقابلہ ہوا۔ اسی میں شارلی روآ کی لڑائی بھی شامل ہے۔ جہاں فرانس کے اسپرٹائی سپاہی انگریزوں کیساتھ ایسی جوانمردی سے لڑتے تھے کہ جرمنوں کا منہ پھر گیا۔ اور اگر وہ موٹر لاریوں کے وسیلے سے چند گھنٹوں میں بہت سی فوج نہ لاڈالتے تو شکست فاش میں کوئی شبہ نہ تھا۔ جرمنی کی اوّل درجہ کی قواعد دان فوج معہ خوفناک اسلحہ کے بلجیم کے راستہ سے فرانس کی طرف بڑھی تھی۔ اور مونگ اور شارلی روآ پر فرانس اور برطانیہ کی مٹھی بھر فوج نے اس عظیم سیلاب کو روکنے کی کوشش

کی تھی۔ ایک ہفتہ کی شبانہ روز معرکہ آرائیوں سے انگریزی سپاہ عاجز آگئی تھی۔ اور اُس کا شمار کچھ گھٹتا گیا تھا۔ جرمنوں کی سپاہ ان سے چہار چند تھی۔ آخر کار پسپا ہونا پڑا۔ اور یہ ۲۸ اگست ۱۹۱۴ء کا واقعہ ہے۔ کہ جب جرمن پیدل اور رسالہ انگریزی دستہ کو ملیامیٹ کرنے کی فکر میں تھے۔ اور جرمن رسالہ کے دو ہزار کے قریب سوار مٹھی بھر انگریزوں کو روندے ڈالنے کے لئے آندھی کی طرح جا رہے تھے۔ کہ انگریزی پلٹن سے سو ڈیڑھ سو گز کے فاصلہ پر یکایک گھوڑے رُک گئے۔ سواروں نے بہتیرا گھوڑوں سے پیٹا۔ مگر وہ چند منٹ میں اسی سرعت کے ساتھ واپس سرپٹ دوڑ گئے۔ جس سے وہ حملہ کے لئے بڑھتے تھے۔ اُس وقت کئی انگریز افسروں اور سپاہیوں نے آسمان کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھا تو فرشتے دکھلائی دیئے۔

انگریز افسروں اور سپاہیوں کا بیان

یہ واقعہ ایسا ہے کہ ہر روز مشاہدہ میں نہیں آتا۔ اس لئے پہلے میری طرح باور نہ کیا۔ مگر اب دو طرف سے شہادت بہم پہنچی ہے۔ اس وجہ سے اُس کی عظمت اور خدائی قدرت کے اس عجیب و غریب ظہور میں ذرا بھی شبہ نہیں ہو سکتا۔

ایک لانس کارپورل (حولدار) کا چشم دید بیان۔ ایک حولدار ایک ہسپتال میں زخمی پڑا ہے۔ "ڈیلی میل" لندن کے ایک قائم مقام سے اُس نے کہا اور یہ اُس کی شہادت عینی ہے۔ ۲۸ اگست کو میں اپنی پلٹن کے ساتھ مونز میں تھا۔ جب ہمیں پسپا ہونا پڑا تھا۔ جرمن رسالہ کے حملہ کا ہر آن خدشہ تھا اور ہم اُسے کی تاب کرنے کو تیار بیٹھے تھے۔ تاکہ فرنچ رسالہ ہماری کمک کو آ جائے۔ جرمن ہوائی جہازوں نے ہماری کمینگاہ معلوم کر لی۔ آسمان صاف تھا۔ مگر گرمی تھی۔ شام کو آٹھ اور نو بجے کے درمیان میں اور نو آدمیوں کے ساتھ نوکری پر کھڑا تھا۔ اور کچھ فاصلہ پر اور سپاہی دس جوانوں کی ٹولی میں کھڑے پہرہ دے رہے تھے۔ مجھ سے پیچھے ہماری آدھی پلٹن ایک جنگل کے کنارہ پر بیٹھی ہوئی آرام کر رہی تھی۔ ایک افسر بہت یکایک گھبرایا ہوا آیا۔ اور ہم سے پوچھا کیا تم نے کوئی عجیب بات دیکھی۔ پھر وہ آگے دوڑ گیا۔ مگر جلد ہی وہ پھر ہمارے پاس آیا۔ مجھے اور میرے ساتھیوں کو چند گز آگے لیجا کر آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر دکھانے لگا۔ میں نے کرہ ہوا کے درمیان ایک عجیب روشنی دیکھی۔ جو بالکل صاف تھی۔ نہ تو بادل کا گمان ہو سکتا تھا اور نہ وہ چاند کا سایہ تھا۔ روشنی تیز ہوتی گئی اور میں نے صاف صاف تین شکلیں دیکھیں۔ ایک توسط میں تھی جس کے بازو با پر پھیلے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ مگر دوسری دو ایسی بڑی نہ تھیں۔ مگر وسطی شکل سے بالکل الگ اور واضح اُن کے لمبے لمبے ڈھیلے سنہری لبادے معلوم ہوتے تھے اور عین جرمنوں کے سر پر ہماری طرف منہ کئے کھڑی تھیں ہم پون گھنٹے تک انہیں دیکھتے رہے۔ میرے سب ساتھیوں نے ان تینوں حیرت انگیز صورتوں کو دیکھا۔ اور سپاہی میرے پاس آن کر کہنے لگے ہم نے بھی یہ عجیب شکلیں دیکھی ہیں۔ میں ان باتوں کا قائل نہیں ہوں لیکن جو کچھ میں کہتا ہوں میں نے اپنی آنکھ سے ماجرہ دیکھا ہے جب تک دم میں دم ہے میں اس واقعہ کو کبھی نہیں بھولونگا۔ میری پلٹن کے اب صرف پانچ آدمی جیتے ہیں۔ میں پندرہ سال سے فوج میں نیکنامی سے کام کرتا چلا آتا ہوں۔ مگر میں کسی کو خوش کرنے کے لئے کبھی جھوٹی کہانی بیان کر کے اپنے کو سمجھداروں کی نظروں میں احمق نہ بناؤنگا"۔

واضح ہو کہ صبح کو فرانس اور انگلستان وغیرہ میں چار بجے سورج طلوع ہو جاتا ہے۔ مگر نور کا تڑکا تین بجے شروع ہوتا ہے۔ اور کتاب پڑھی جا سکتی ہے۔ اور گرمیوں میں جون سے ستمبر تک رہتی ہیں سورج شام کو آٹھ بجے کے قریب چھپتا ہے اور شفق آدھ گھنٹے بعد تک رہتی ہے۔

دو افسروں کا بیان

بوان متھ کے پادری صاحب نے چند ماہ ہوئے جب اپنا وعظ فرشتوں کی نسبت ختم کیا۔ اور وہ بغل کی کوٹھڑی میں گئے تو دو افسروں نے اُن سے کہا "ہم مونز کے معرکہ میں موجود تھے۔ اور فرشتے اپنی آنکھ سے دیکھے"۔ اسی شہر میں کوئی لیڈی رہتی ہیں اُن کا ایک بھتیجا فوج میں تھا۔ اور معرکہ مونز میں شامل تھا۔ ان لیڈی کا بیان ہے کہ وہ اس سے پہلے بائیبل اور مسیحی مذہب کو بالکل نہیں مانتا تھا۔ مگر مونز میں جب سے اُس نے فرشتے دیکھے ہیں اُس کی زندگی بدل گئی ہے۔ اور وہ بہت دیندار بن گیا ہے۔ ایک اور لیڈی کے رشتہ میں ایک افسر فوج میں بھرتی ہے۔ اُس نے مونز میں جب فرشتوں کو دیکھا تو اپنے دوست افسر سے کہا "وہ دیکھو فرشتے اور اُن میں میری ماں بھی ہے۔ جو مجھے اشارہ سے بلا رہی ہے"۔ اور چند منٹ بعد ہی اُس افسر کے گولی لگی اور فی الفور مر گیا۔

ایک اور حولدار کا بیان

ایک اور زخمی کارپورل کا بیان حسب ذیل ہے۔ میں جنگ بوئراں اور مصر میں تھا۔ اور

صحیح وسالم بچ نکلا۔ مگر آپ کے میں بچ نہ سکا۔ میں اگست ۱۹۱۴ء کو فرانس میں تھا۔ ایک ٹانگ اور ایک بازو اڑ گیا۔ میں نے مونز میں اپنی آنکھ سے فرشتے دیکھے۔ ہم سب دعا مانگ رہے تھے۔ کیونکہ میدان کارزار میں کوئی خدا ترس صبح و شام باقاعدگی سے دعا کئے بغیر نہیں رہتا تھا۔ ۔ ۔ ۔ جب جرمن حملہ کے لئے بڑھے تو ایسا معلوم ہوا کہ آسمان کھل گیا۔ اور درخشاں روشنی کے درمیان فرشتوں کا جم گھٹا دیکھا۔ بعض کے ہاتھوں میں ترمیاں تھیں اگر آپ وہاں پر ہوتے تو سب کو آسمان کی طرف تاکتے ہوئے دیکھ لیتے۔ ہمیں اس بات کا احساس ہوا کہ خدا نے ہماری مدد کو فرشتے بھیجے ہیں۔ جرمن آگے بڑھنے سے رک گئے۔ بندوقیں پھینک دیں اور زمین پر گر کر اپنے چہرے چھپا لئے۔ میں نے یہ تمام ماجرہ اپنی آنکھ سے دیکھا۔ وہ حملہ کو نہ بڑھ سکے۔ اور ہماری جان بچ گئی"۔

ایک اور افسر نے جو دو تین روز کے لئے برطانیہ گیا تھا۔ اپنی بیوی سے کہا۔ جرمن سپاہ مونز سے اس وجہ سے نہ گزر سکی کہ ایک شعلہ نما تلوار آسمان میں نظر آ رہی تھی جس سے سب دیکھنے والے حیران ہو گئے۔ علاوہ ازیں اور بہت آدمیوں نے اس واقعہ کو دیکھا۔ اور اُن کی شہادت نظر انداز کرنا دشوار ہے۔

جرمنوں کا بیان

ایک جرمن زخمی افسر جو انگریزوں کے ہاتھ میں قید ہے۔ ایک ہسپتال میں ایک نرس اور ایک اور لیڈی کے سامنے جو زخمیوں کے لئے مٹھائی اور پھول لے گئی تھیں بیان کیا۔ ہم معرکہ مونز میں انگریزوں کو اس وجہ سے مغلوب نہ کر سکے کہ ایک فرشتہ شعلہ نما تلوار لئے ہمارے سروں پر کھڑا تھا"۔ ایک لیڈی معرکہ مونز کے وقت برلن میں تھیں۔ اس وقت ایک رجمنٹ کی نسبت طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں۔ ایک رسالہ کی رجمنٹ کو ایک موقعہ پر حملہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ مگر وہ اس پر عملدرآمد کرنے میں قاصر رہی۔ جب اُسے سخت سرزنش کی گئی تو افسروں نے معذرت کی کہا ہم آگے بڑھنے کے ناقابل تھے۔ ہمارے گھوڑے بے بس ہو کر پچھلے پیر سرپٹ بھاگ گئے۔ اور کسی طرح نہ رک سکے۔ جرمن سپاہیوں نے اس طرح بیان کیا "ہم آگے بڑھ ہی نہ سکے ان انگریز ۔ ۔ ۔ نے ۔ ۔ ۔ ہمیں کی تھی جس سے ہم بالکل لاچار اور بیکس ہو گئے۔ ان لیڈی نے اس رسالہ کے ایک لفٹنٹ سے اصل کیفیت پوچھی۔ وہ کہنے لگا میں آپ سے کچھ بیان نہیں کر سکتا۔ فقط یہ جانتا ہوں کہ ہم پوری تیزی کے ساتھ انگریزوں پر ایک موقعہ پر حملہ کر رہے تھے کہ فوراً ہمارے گھوڑے رک گئے۔ یوں سمجھ لو کہ جیسے سوار پوری تیزی سے نشیب کے نیچے سے ڈھلکتے جاتے ہوں۔ اور پھر یکایک پیچھے سے کوئی آ کر پکڑ لے۔ اور آگے ڈھلکنے نہ دے۔ حالانکہ وہاں پر کوئی ڈھلوان نہ تھی۔ ہمارے گھوڑے فوراً ہی ٹھٹک گئے۔ اور پھر کر ایسے سرپٹ بھاگے کہ کسی طرح نہ رک سکے۔ یہ واقعہ مونز کے معرکہ کا بیان کیا جاتا ہے۔ برلن میں اس رسالہ کی رسوائی کا مونز کی لڑائی کے چند روز بعد چرچا ہوا تھا۔ اب امر کو ذہن نشین کر لو کہ سوار حملہ کو تندہی کیساتھ بڑھتے ہوئے آسمان کی طرف نہیں جھانکتے اور نہ گھوڑا کے یکایک رک جانے کی حالت میں سوار اپنے اوپر کی طرف دیکھتا ہے۔ ایسی حالت میں جرمنوں کا فرشتوں کو نہ دیکھنا تعجب کی بات نہیں۔ مگر رسالہ کے پچھلے پاؤں سرپٹ دوڑ جانا امر مصدقہ ہے۔ جیسا اوپر کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس تعجب انگیز ماجرہ سے فرشتوں کی ہستی اور اُن کے خاص موقعہ پر خدا کے بندوں کی مدد کرنا قابل یقین ہے۔ اور ایمان کی اس سے تائید ہوتی ہے۔

نیاز مستل ۔ جے ۔ آر ۔ اے ۔ لاہور

فائرنگ لائن کے پیچھے شب کو ایک دفن

(از یونائیٹڈ پریسبٹیرین)

(مترجم لیس نائک جیکب شہباز خاں)

میں خندقوں کے پاس ٹہل رہا تھا۔ اور اُن نوجوانوں کا ملاحظہ کر رہا تھا جو کہ میری حفاظت میں تھے۔ اُن میں سے بعض جرمن قطاروں کو "پیری سکوپ" (دیکھنے کا آلہ) کے ذریعے پڑتال کرنے میں مصروف تھے۔ اور دوسرے گاہے گاہے دشمن پر گولی برسا رہے تھے۔ ان میں سے نہ تو ہی کوئی خندق کی دیوار کے پیچھے بیٹھ کر پڑھ رہا تھا۔ اور نہ ہی کوئی اپنی آرام کی جگہ لیٹا ہوا تھا۔ بلکہ بہت سے پنسلوں سے خط لکھنے میں مشغول تھے۔ جو چند ہی دنوں کے بعد سکاٹلنڈ میں انگیٹھی کے پاس بیٹھ کر بڑی خواہش سے بار بار پڑھے جانے والے تھے۔ تمام پادری صاحب سے جنگ اور گھر اور اعلیٰ اشیاء کی نسبت گفتگو کرنے کو تیار تھے۔

ایک نوجوان افسر اپنے لیٹنے کی جگہ پر بیٹھا

ہوا خیالات کے سمندر میں ایسا غرق تھا۔ کہ اُس کو میری آمد کی بھی خبر نہیں ہوئی۔

اس وقت تک کہ میں نے اُس سے اس ڈگمن کی حالت کی بابت دریافت کیا۔ اُس نے مُسکرا کر اپنی پیاری کتاب بنام **مسیحی مُسافر** میرے ہاتھ میں دی۔ اور کہا۔ کہ اس کی اعلےٰ چال چلن کا ذریعہ یہ کتاب تھی۔ جو اس کے اور اسی کے وقت اس کو خوش کرنے والی تھی یعنے **مسیحی مسافر**"۔

میرے انتظار میں ایک اور نوجوان تقریباً بیس برس کی عمر کا کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔ اس کے بشرہ سے ظاہر تھا کہ وہ ایک عالی ہمت نوجوان ہے۔ وہ خوبصورت گھنگھروالے بال۔ اور مضبوط اعضا رکھتا تھا۔ وہ اپنی اعلیٰ وردی میں تھا۔ ایک زندہ تصویر جو کہ اُن کی آنکھوں کے لئے باعث فخر و راحت تھی وہ پادری صاحب سے ایک سوال پوچھنا چاہتا تھا کیا میں آپ کے بائبل میں سے وہ آیت دکھلا سکتا ہوں جس نے راہبن کو مدد دی اور تسلی دی جبکہ وہ بخار کی تکلیف میں تھا۔ اُس کی بائبل جو مدت سے ایک غفلت کی حالت میں پڑی تھی کھلا پایا اور فوراً اُس کی نظر ان الفاظ پر پڑی "مصیبت کے دن مجھے پکار تو میں تجھے رہائی بخشونگا۔" انہوں نے اُسے اُس کی زندگی میں پہلی مرتبہ دعا مانگنے کو کہا۔ اور اُس دن سے لیکر آگے کو خداوند میں اُسکو مضبوط اُمید دلائی۔

نورافشاں کی توسیع اشاعت میں کوشش کرنا آپ کا فرض منصبی ہے۔

ضروری اطلاع اور التماس

واضح ہو کہ گذشتہ پریسبٹری کے جلسہ میں یہ تجویز قرار پا چکا ہے کہ تعدادی نقشہ جات ۲۰ ستمبر تک سٹیٹیڈ کلارک صاحب کو وصول ہوں لہٰذا پریسبٹری کی کلیسیاؤں کے پاسٹروں اور ڈسٹرکٹ مشنری صاحبان سے تاکیدی التماس ہے کہ اس ریزولیوشن پر ضرور عمل کریں ورنہ سٹیٹڈ کلارک اپنے نقشوں کو جو سنڈ اور جنرل اسمبلی کے لئے لازمی ہیں تیار نہ کر سکیگا۔

(۲) تعدادی نقشہ کے ساتھ ہی کلیسیا یا جماعت کی دینی اور روحانی حالت کی مختصر کیفیت کا پہنچنا بھی لازمی ہے۔ ورنہ پریسبٹری کا دینی کیفیت نامہ بھی بروقت تیار نہ ہو سکیگا۔

(۳) پریسبٹری کا خزانچی ۳۰ ستمبر کو اپنا حساب سالانہ بند کرے گا لہٰذا پریسبٹیرل خرچ کے لئے ۸ پائی اور سنڈ کے لئے ۲ پائی اور جنرل اسمبلی کے لئے ۲ فی شریک خزانچی کو پاسٹروں اور ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹوں کی جانب سے اس تاریخ تک وصول ہو جاوے ورنہ گڑبڑ کا احتمال ہے

(۴) ہوم مشن کے واسطے بشارتی چندہ جس کی تعداد مقرر نہیں ہے اسی تاریخ تک وصول ہونا لازمی ہے ورنہ آئندہ سال کی بجٹ کی تیاری میں دیر اور گڑبڑ پڑے گی۔

(۵) چند ایک کلیسیاؤں نے بشارتی ہم کے واسطے اپنا مقررشدہ چندہ خزانچی کے پاس بھیجا ہے۔ باقیوں سے ضروری اور تاکیدی التماس ہے کہ اپنا اپنا چندہ جلدی روانہ کریں کہ کام رُک نہ جاوے۔

خداوند کی قوت میں زور آور رہو۔

آپ کا بھائی پی سی ایل سٹیٹڈ کلارک و خزانچی
لودیانہ پریسبٹری۔ انبالہ چھاؤنی۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے اعلیٰ پیمانہ پر جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہاؤس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں مزید براں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیمیافتہ ہیں۔ سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا بذریعہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور۔

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

ایڈیٹر محمد اسماعیل خانصاحب

یہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور اردو فارسی میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے۔ اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ۸ر اگر ہوا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ہر چارج کیا جاتا ہے۔ بیخاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی نمونہ مرکے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔

درخواستیں بنام

ای۔ ایم ویری ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی ایل لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں۔

طاقت بڑھانے والا پھل

کرلاٹامک افریقہ کا ایک نہایت قوت دینے والا پھل زیادہ فکر یا محنت کی وجہ سے یا غم و بیماری و تبدیلی آب و ہوا کے سبب سے بدن کمزور ہوگیا ہو تو اس کے استعمال سے نئی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ یہ دم کو بڑھاتا ہے۔ اس لئے گھوڑے کی سواری پہاڑ کی چڑھائی کشتی کسرت ناچ گانا پڑھانا وغیرہ کاموں میں پہلے اس کو استعمال کرنیسے دم نہیں پھولتا۔ ہول دل دھڑکن کو روکتا ہے رات کو جاگنا ہو اس کو پی لیجئے تکان نہیں ہوگا۔ یہ شراب اور افیون کی عادت کو چھڑاتا ہے مفصل حالت کی فہرست بلاقیمت منگوا کر دیکھئے قیمت ۴۲ خوراک کی شیشی عہ

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبرہ و ۲ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ۔

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودھیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۶ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانیکی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۶ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں جس سے چھوٹے بچے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام نہایت تسلی بخش ہوگیا ہے۔ شرح خرچ خوراک مع فیس طالب علم صاحبان گر ایک خاندان سے ۲ ہوں للعہ ۳ ہوں للعہ دھوبی اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے علاوہ ازیں جن رکشا اور ڈوگول بوڈ گیرام وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت جن رکشا للعہ روپیہ سے ما روپیہ۔ ڈوگول للعہ روپیہ سے عہ روپیہ تک

مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت کر سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک	عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ ″	۱ر ۱۲ر
غیر ممالک سے ″	۲ر ۸ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ہے
چوتھائی کالم	صہ	ہے	للعہ
نصف کالم	ہے	للعہ	صعہ
پورا کالم	للعہ	صعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	ہ	ما

ہر ایک نمبر کیلئے فی سطر ایک پیسہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا

نوٹ:- نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

اطلاع ضروری۔ نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جا سکتے (۳) خطوط و کتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جاسکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائیگا (۵) بعض نامہ نگار خط اطلاعات اور مضمون دونوں ایک ہی کاغذ پر لکھ کر بھیجتے ہیں جن میں سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں مضمون لکھتے وقت سطر کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور نیچے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جس کے پڑھنے سے بڑی دقت ہوتی ہے مضمون سطر وار ہونا ضروری ہے۔

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی و ملکی خبریں مہتمن ایڈیٹوریل کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران عہ سے ۱۲ ہے تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی کی فہرست مع جوابی کارڈ سے طلب کر سکتے ہیں۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی براؤن چھپا۔